• دورِ حاضر میں امتِ مسلمہ کو کون کون سے مسائل کا سامنا ہے؟ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کا حل بیان کریں۔

* امتِ مسلمہ کے موجودہ مسائل اور ان کا تدارک اسلامی تعلیمات کی روشنی میں:

تعارف:

عالمِ اسلام 57 اسلامی ممالک پر مشتمل ہے جس کی آبادی تقریباً سوا ارب ہے گویا کہ دنیا کا ہر پانچواں شخص مسلمان ہے۔ مسلمان دنیا کے تمام براعظموں میں آباد ہیں۔ اسلامی ممالک کے پاس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیش بہا وسائل ہیں۔ وہ کثیر افرادی قوت کے مالک ہیں جن کے پاس علمی و ذہنی سرمایہ کاری کی کمی نہیں ہے۔ اسلامی دنیا زرعی پیداوار، قیمتی معدنیات اور معاشی دولت سے مالامال ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے دنیا کے اہم ترین علاقے ان کے پاس ہیں۔ وہ دنیا کے انتہائی اہم زمینی، سمندری اور ہوائی راستوں کے مالک ہیں۔ وہ اپنے وسائل کو نہ تو صحیح طور پر استعمال کرنے کے قابل ہیں نہ ہی موجودہ دنیا اور جدید دور میں کوئی موثر اور اہم کردار ادا کرنے کے لائق ہیں۔

موجودہ دور میں مسلم امہ بہت سے اندرونی اور بیرونی مسائل سے دوچار ہیں۔ ان مسائل کے متعلق

آگاہی اور اِن کا تدارک وقت کی ضرورت ہے
کیونکہ اللہ کی نصرت کا وعدہ ایمان کی مضبوطی
کے ساتھ مشروط ہے۔

ترجمہ: "تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو"
(آل عمران: 139)۔

- **اندرونی مسائل:**

اندرونی مسائل زیادہ تباہ کن ہیں جو مسلمانوں کی
اپنی غلطیوں کی وجہ سے ہیں جیسا کہ سیاسی نااتفاقی
انتہاپسندی، سائنس و ٹیکنالوجی میں پستی اور
اخلاقی بحران کے مسائل وغیرہ۔

1- **تعلیمی ترقی کا فقدان:**

مسلمانوں کے لیے بڑھتے ہوئے مسائل مذہبی نہیں شعوری
ہیں۔ تعلیم انسان کے ذہن کو منور کر دیتی ہے اور اس
کے اعمال کو بھی سنوار دیتی ہے۔ حضور اکرمؐ کا حکم ہے کہ:

"علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ"۔

ترقی اور تغیر ایک ناگزیر عمل ہے۔ حالات کی تبدیلی کے
ساتھ ضروریات اور تقاضے بھی بدل جاتے ہیں۔ علم میں بھی
اضافے ہوتے ہیں اور سائنس نے بھی بہت ترقی کی ہے۔
موجودہ دور میں امت مسلمہ کے مسائل شعوری جمود
کی وجہ سے ہے جو کہ ہمیں دیکھنے کو ملتی ہے۔

۲۔ ابہام اور جدت پسندی:

جدید ٹیکنالوجی کے نتیجے میں مواصلات کے لامحدود طریقے ہیں۔ دنیا تیزی سے عالمی گاؤں بن رہی ہے اس لیے معاشرتی زندگی کی اہم خصوصیات اور الجھتے ہوئے مذہبی اور سیاسی رجحانات کو سمجھنے کے لیے ہمیں مقامی اور قومی عوامل سے بالاتر ہو کر عالمی تناظر میں تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ امن مسلم دنیا میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں ہے

۳۔ مسلم دنیا کے سیاسی اختلافات:

ایک اور اندرونی مسئلہ مسلم دنیا کے سیاسی اختلافات ہیں۔ یقیناً مسلمانوں کے مابین جھگڑے واضح طور پر اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں۔ مسلم دنیا آج کل بھٹکی ہوئی اور انتشار کا شکار ہیں۔ ذاتی جھگڑے، اقتدار کی خواہش جو حکومتی انتظام کو منتشر کرتے ہیں لوگوں کے مسائل کو موثر طریقے سے حل کروانے سے قاصر رہتے ہیں۔ جیسے کہ آج کے دور میں دیکھا جائے تو ہمارے کشمیری بھائی انڈیا کے ظلم کا کب سے شکار ہے لیکن ان کا مسئلہ آج تک حل نہ ہو سکا۔

۴۔ وسائل کی کثرت اور ناقص انتظام:

بہت سارے مسلم ممالک کو اللہ تعالیٰ نے قدرتی وسائل سے نوازا ہے مگر وہ ان وسائل کو حاصل کرنے اور ان کا تعمیری استعمال کرنے سے قاصر ہیں جس کی وجہ سے وہ معاشی پستی کا شکار ہیں۔ **مثلاً** پاکستان قدرتی وسائل سے مالامال ہیں جیسے زمین، پانی، جنگلات، جنگلی حیات، معدنیات، توانائی اور سمندری وسائل لیکن پاکستان

ناقص حکمرانی اور انتظام کی وجہ سے بہت سے چیلنج جیسے ناانصافی اور تنازعات وغیرہ کا شکار ہے۔

۵۔ بنیاد پرستی اور انتہا پرستی کا عروج:

بنیاد پرستی اور انتہا پرستی ایک اہم مسئلہ ہے۔ اسلام کے اصول و ضوابط میں کوئی سختی نہیں ہے۔ صرف اس کی تشریح کرنے والوں نے اس نظام کو مشکل اور پر تشدد ظاہر کیا ہے۔ تشریح کرنے والوں نے اسلام کو ایک سخت اور عدم برداشت والا دین بنا دیا ہے۔ اسی وجہ سے مسلمان مختلف تحریکوں کے سخت دباؤ کا شکار رہتے ہیں۔

۶۔ بے لگام مادہ پرستی اور اخلاقی زبوں حال:

اسلام مادہ پرستی اور روحانی زندگی کے درمیان توازن پر زور دیتا ہے۔ جدید مسلم دنیا میں روحانی اقدار کے خاتمے نے بے لگام مادہ پرستی کو جنم دیا ہے۔ مسلمان پیسہ کو زندگی میں سب سے اہم سمجھتا ہے جس کے نتیجے میں پیسے کی پوجا کی جاتی ہے۔ اس کے حصول کے لیے معیشتیں تباہ کی جاتی ہیں۔ لوگ مار دیے جاتے ہیں اور بچوں کو بھوکا رکھا جاتا ہے۔ مسلم دنیا کی یہی حالت کراچی سے قاہرہ تک، شام سے جبوتی تک اور بغداد سے ریاض تک ہے۔ جمال الدین افغانی فرماتے ہیں:

"مسلمان اپنا حوصلہ کھو چکے ہیں، ان کے مقاصد اور دل مردہ ہو چکے ہیں لیکن مسلمانوں کے اندر صرف ایک ہی چیز باقی ہے وہ شہوت پرستی ہے"۔

۷- اسلام کا مذہب اور ترقی یافتہ تصور اجاگر کرنے میں ناکامی:

مسلمان ذلت و رسوائی کا عنوان بن چکے ہیں۔ سیاست، سائنس، حکومت، سماجی نظام، عدم برداشت، بنیاد پرستی اور اس کے طریقہ کار کے ان شعبوں میں مسلمانوں کی بری حالت کو القاعدہ، طالبان اور داعش نے اسلام کی حقیقی روح کو مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔ یہ ایک سنگین مسئلہ ہے۔

بیرونی مسائل:

۱- مغربی تسلط:

جمال عبد الناصر کے مطابق "استعمار" سے مراد مضبوط اقوام کا کمزور اقوام پر غلبہ ہے۔ اسلام کو کمزور اور حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اسے پسماندہ، وحشیانہ اور شرمندگی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ امت کو مغربی تسلط نے اس قدر تباہ کر دیا انیسوی صدی میں کہ وہ خود کو دوبارہ بحال کرنے میں ناکام رہے۔ مغربی تسلط کے زیر اثر ایک ایسی اشرافیہ تشکیل دی گئی جو اپنے ہی عقیدے اور تاریخ کو بے حسی اور توہین کے ساتھ پیش کرتی ہے۔

۲- عالمگیریت: نو آبادیت کی جدید شکلیں

عالمگیریت سے مراد بین الاقوامی معاشی سرگرمیوں کی عمومی طور پر توسیع ہے جس میں بین الاقوامی تجارت، سرمایہ کاری، بین الاقوامی نقل مکانی اور ممالک کے درمیان ٹیکنالوجی کا تبادلہ وغیرہ شامل ہے۔ اس عالمگیریت کے

متعلق کچھ دانشوروں کا یہ عقیدہ ہے کہ عالمگیریت سے فائدہ ہوگا اور مسلمانوں پر مثبت اثرات مرتب ہونگے جبکہ دوسرے اس عمل کے بارے میں شک سے بھرپور اور تنقیدی نظریہ رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عالمگیریت مغرب کو فائدہ دے رہی ہے۔

۳- انفارمیشن ٹیکنالوجی ~~اور~~ میڈیائی جنگ اور مغرب کی ثقافتی یلغار:

مسلم ممالک نے ترقی یافتہ اقوام کی صف میں شامل ہونے کے لیے بڑی جدوجہد کی ہے۔ یہ نئی ٹیکنالوجی اس جدوجہد کو دو مختلف طریقوں سے اثرانداز کر سکتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ اس سے جنگ کو مزید شدید بنایا جا سکتا ہے۔ اس ٹیکنالوجی سے مسلمان اور صنعتی دنیا کے مابین خلا پیدا ہو سکتا ہے۔ ہماری ثقافت میں مغربی ثقافت کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ اگر اسے مثبت انداز میں دیکھیں تو یہی ٹیکنالوجی مسلمانوں کو وسیع مواقع فراہم کر سکتی ہے تاکہ وہ مغرب کی ثقافتی اور معاشی بدحالی کے اثرات سے خود کو آزاد کر سکیں۔ آج کل نوجوان سب سے زیادہ مغربی یلغار کا شکار ہیں۔

عملی اقدامات کی ضرورت / مسلم امہ کی ذمہ داریاں:

۱- ردعمل:

تہذیب کے تصادم کے تصور کی وجہ سے مسلمانوں کو درپیش
موجودہ مسائل سے نمٹنے کی ضرورت ہے خاص طور پر
مسلمانوں میں فرقہ وارانہ تہذیب کے تصادم کے تصور کی
وجہ سے مسلمانوں کو درپیش کر جواب تیار کرنے میں ایک
بڑی رکاوٹ بنی ہوئی ہے جذباتی طور پر طاقت کے
استعمال کی بجائے دانشورانہ جواب دینے کی ضرورت ہے۔
اس سلسلے میں مسلم معاشروں کے تمام طبقات کے مابین
باہمی اشتراک ضروری ہے جو عالم اسلام کو درپیش
چیلنجز کا موثر جواب دے۔

۲- خوداحتسابی:

مسلمانوں کے لیے یہ انتہائی اہم ہے کہ وہ اپنی ناکامی
کی وجہ دوسروں کو نہ گردانیں بلکہ اپنا گریبان جھانکیں
اب وقت آگیا ہے کہ مسلمان خوداحتسابی کریں اور
اپنے مسائل کی تشخیص کریں اور ان کا عملی حل تلاش کریں۔

۳- سائنسی تعلیم اور انفارمیشن ٹیکنالوجی پر توجہ:

مسلمان تقریباً جدید تعلیم کے ہر میدان میں دوسری
اقوام سے کوسوں پیچھے ہیں اور اس طرح یہ دنیا کے تمام
مسلمانوں کے لیے باعث تشویش ہے مسلمانوں کو
ایک ایسا نظام تعلیم رائج کرنے کی ضرورت ہے جو نہ صرف
ان کی دینی و روحانی ضروریات پورا کرے بلکہ عصری
تقاضوں کو بھی پورا کرے۔

۴- اسلامی نقطہ نظر کی از سر نو تشریح:

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل کریں اور ان کو موجودہ دور کے تقاضوں کے تحت اس کا تجزیہ کریں۔ اسلام صرف ساتویں ہجری کے لیے نہیں بلکہ یہ متحرک اور دائمی دین ہے جو تمام ادوار کے لیے یکساں طور پر قابل عمل ہے۔

۵- دہشت گردی کا خاتمہ:

اسلام میں دہشت گردی کی گنجائش نہیں۔ مسلمانوں کو موثر طریقے سے بیان عام کرنے کی ضرورت ہے اسلام میں ظلم و ستم کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔

۶- او آئی سی کا موثر کردار:

اسلامی تنظیم کو موجودہ تناظر میں اہم کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ مقصد تمام مسلم ممالک کو ایک ہی پلیٹ فارم پر لا کر ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس تنظیم میں عوامی روابط کو موثر کرنے کی ضرورت ہے۔

خلاصۂ کلام:

ان سب سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنی زندگیاں اسلام کے مطابق ڈھالنی چاہیے۔ اسلامی معاشروں میں اسلامی ضابطہ حیات پورے طور پر لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔ اخلاقی بحران کو ختم کر کے ایمان کی پختگی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔